© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد ایوب قادری

مسائل اربعین کے دو مترجم

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی، تحریک ولی اللّٰہی کے خاص رکن تھے حضرت شاہ عبدالعزیز کے بعد اس تحریک کی قیادت انہوں نے ہی سنبھالی۔ جب شمالی ہند پر انگریزوں کا مکمل طور سے قبضہ ہوگیا تو شاہ عبدالعزیز کے فتویٰ کی روشنی میں وہ حجاز چلے گئے انہوں نے درس حدیث و تبلیغ و تذکیر کے علاوہ تصنیفی کام بھی کئے۔ مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ کیا۔ مسائل عشرہ ذی الحجہ پر رسالہ لکھا۔ ایک فارسی رسالہ شعب الایمان بھی ان کی یادگار ہے۔ ان کے دو اہم اصلاحی رسالے مسائل اربعین اور مأتہ مسائل ہیں۔ یہ دونوں رسالے فارسی زبان میں ہیں۔ آخری رسالہ شاہزادگان دہلی کے سوالات کے جوابات میں لکھا گیا ہے اور پہلا رسالہ ۱۲۵۵ھ میں تیار ہوا۔ صورت یہ ہوئی کہ بھیکن پور (ضلع علی گڑھ) کے شروانی خاندان کے ایک بزرگ خان محمد ماں خاں ابن محمد باز خاں نے شادی و غمی نیز دیگر مراسم مروجہ سے متعلق چالیس سوالات شاہ محمد اسحاق کی خدمت میں بھیجے۔ شاہ صاحب نے ان مسائل کے جواب لکھوائے کتابت کے فرائض مولوی محمد امین الدین سید ابو محمد جالیسری نے انجام دیئے۔ مولوی محمد امین الدین اس قسم کے پانچ سوال اور کے اور جواب شاہ صاحب سے لکھوائے اور اس رسالے کا نام مسائل اربعین فی بیان سنت سید المرسلین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھا ۔

اس رسالہ کے تین ترجمے اردو زبان میں ہوئے[1] ۔ ایک ترجمہ ملا نظام الدین شاہجہانپوری نے کیا اور دوسرا ترجمہ مع شرح مولوی سعد الدین عثمانی بدایونی نے کیا ہے ۔ ان کے حالات یہاں پیش کئے جا رہے ہیں ۔ تیسرے مترجم ولی اللہی تحریک کے نامور رکن مولوی سید عبد اللہ ابن بہادر علی حسینی کا کیا ہوا ہے ۔

مولوی سعد الدین عثمانی بدایونی

مولوی سعد الدین عثمانی بن مولوی نصیر الدین عثمانی ، بدایوں وطن تھا ، مولوی عبد المجید بدایونی (ف ۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۷ء) کے سامنے زانوے ادب تہ کیا ۔ فقہ و فرائض میں تبحر کامل حاصل تھا ۔ شاہ محمد اسحاق دہلوی کا مشہور رسالہ مسائل اربعین ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء میں جب سہسوان پہنچا تو ایک شخص مسمی کرم نبی عرف پیر جی کی تحریک پر مولوی سعد الدین بدایونی نے اس رسالہ کا اردو ترجمہ شرح اور مفید حواشی کے ساتھ کیا رفاہ المسلمین فی شرح مسائل اربعین اس کا نام رکھا ۔ ان کی دو کتابیں احقاق حق اور سعادت دارین اردو زبان میں اور ہیں مولوی سعد الدین کا ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء میں انتقال ہوا[2] ۔

رفاہ المسلمین

نمونہ ملاحظہ ہو[3]

تیسرا سوال ۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد دستور ہے کہ حجام وغیرہ اس لڑکے

---

[1] اس کی مقبولیت کا اس سے اندازہ لگتا ہے کہ سندھی زبان میں اس کا ترجمہ مولانا محمد ہالائی نے کیا جس کا خطی نسخہ سندھ یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے ۔ (قادری)

[2] مولوی سعد الدین کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو اکمل التاریخ حصہ اول از مولوی محمد یعقوب قادری بدایونی ص ۱۱۵ (مطبع قادری بدایوں) [3] رفاہ المسلمین فی شرح مسائل اربعین از مولوی سعد الدین بدایونی ص ۱۰-۱۱ (دہلی ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے باپ وغیرہ قرابتوں کے پاس جاکر مبارک باد دیتے ہیں وہ مبارک باد کے عوض میں حجام وغیرہ کو کچھ کپڑا یا نقدی دیتے ہیں یہ دستور درست ہے یا نہیں

جواب

ظاہرا نقد اور کپڑا یا کچھ اور حجام کو مبارک باد کے بدلے میں دینا جائز ہے اس واسطے کہ خوشی کے وقت خوش خبر پہنچانے والے کو بطریق انعام کچھ دینا صحابہ سے ثابت ہے - صحیح بخاری وغیرہ میں لکھا ہے کہ جس وقت کسی شخص نے کعب بن مالک صحابی کو ان کی توبہ قبول ہونے کی خوشخبری پہنچائی تو انہوں نے ایک کپڑا خاص اپنا پہنا ہوا اس مبشر کو انعام میں دیا ۔ لیکن شرع شریف سے یہ ثابت نہیں کہ ایسے وقت میں دینے لینے کا دستور اور دستاویز پکڑ کے خوشخبری دینے والا کسی سے دعویٰ کرے اور اپنا حق اور معمول جان کر زور سے لے اس واسطے کہ ایسا دینا تبرع ہے اور احسان کی قسم سے ہے اور کتب فقہ میں لکھا ہے تبرع اور احسان پر کسی کو جبر نہیں درست اور یہ جو اکثر لوگ حجام وغیرہ ہری گھاس لونڈا دے کر مبارک باد دیتے ہیں یہ رسم ہندوستان کے کفار کی ہے پس اس طرح خوشخبری اور مبارک باد کی پہنچانا اور اس کے عوض میں کوئی چیز بطریق انعام ان کو دینا یہ درست نہیں ۔ چاہئے کہ ایسے وقت میں حجام وغیرہ کو توبیخ و زجر کریں نہ کہ انعام واجب دیں ۔"

ملا محمد نظام شاہجہان پوری

ملا محمد نظام بن واجد علی، شاہجہاں پور میں ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے وطن میں مولوی محبوب علی خاں عرف مولوی کلان اور مولوی بہاؤ الدین سے تحصیل علم کی پھر رام پور اور دہلی پہنچے ۔ دہلی میں خاندان ولی اللہی سے مستفیض ہوئے اور وہی رنگ طبیعت پر چھا گیا ۔ [illegible] پڑھاتے تھے ۱۸۹۰ء میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتقال ہوا [1]۔ شاہ محمد اسحاق دہلوی کے رسالہ مسائل اربعین کا ترجمہ تحفۃ المسلمین کے نام سے اردو میں کیا ہے [2]۔ اسی طرح مولوی تراب علی لکھنوی کے رسالہ عقیقہ کا ترجمہ اردو میں کیا ہے۔

تحفۃ المسلمین کا پہلا اڈیشن مطبع علی بخش (لکھنؤ) میں سنہ ۱۲۶۶ھ (۱۸۴۹ء) میں طبع ہوا ہے اس کے بعد اس کتاب کے دو ایڈیشن علی گڑھ سے مولوی حاجی محمد مقتدیٰ خاں شروانی کی ترتیب و تبویب کے ساتھ شائع ہوئے آخری ایڈیشن سنہ ۱۹۵۹ء میں نکلا ہے۔

تحفۃ المسلمین — نمونہ ملاحظہ ہو [3]

نمبرا سوال:- لڑکا پیدا ہونے کے بعد دستور ہے کہ حجام اس لڑکے کے اقرباء مبارک باد دیتا ہے اور وہ اس کو کچھ کپڑا یا نقد اس کے عوض میں دیتے ہیں یہ دستور جائز ہے [یا نہیں]۔

جواب:- ظاہر ہے یہ دینا جائز معلوم ہوتا ہے اس واسطے کہ صحابہ سے خوشی سنانے والے کو انعام دینا ثابت ہے چنانچہ کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے اس کو جس نے توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تھی اپنے خاص کپڑے دیئے تھے صحیح بخاری وغیرہ میں یہ قصہ موجود ہے لیکن اس خوشی سنانے والے کا اس پر جس کو خوشی سنا دے کچھ دعویٰ نہیں پہنچتا ہے کہ زمانے کا دستور اپنی دست آویز ٹھہرا کر، لڑ جھگڑ کر لیوے یہ بات شرع میں ثابت نہیں بلکہ ایسے وقت

---

[1] ملا محمد نظام کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ شاہجہاں پور از میاں صبیح الدین ص ۱۸۲ (لکھنؤ)
[2] و حاجی سید احمد صاحب بغدادی و ملا نظام صاحب از ینڈلت لبشیرین العلم (کراچی) اکتوبر سنہ ۱۹۵۷ء
[3] تحفۃ المسلمین از ملا محمد نظام (مرتبہ مولوی محمد مقتدیٰ خاں شروانی ص ۱۹ (علی گڑھ سنہ ۱۹۵۹ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کچھ دینا تبرع اور احسان ہے اور احسان میں کچھ جبر اور زبردستی نہیں چنانچہ لاجبر علی المتبرع فقہ میں موجود ہے اور جو اس وقت کوئی گھاس وغیرہ سبز چیز سامنے لاکر مبارکباد دے جیسا کہ کفار ہند کی رسم ہے تو اس صورت میں اس کو تنبیہہ و زجر چاہئے نہ انعام واجب"

رفاہ المسلمین (مرتبہ مولوی سعدالدین بدایونی) اور تحفۃ المسلمین (ملا نظام شاہجہانپوری) کے مقابلے سے ایسے بدیہی شواہد ملتے ہیں جن سے یہ بات یقینی طور سے کہی جا سکتی ہے کہ ملا محمد نظام شاہجہانپوری کے پیش نظر ترجمہ کے وقت مولوی سعدالدین بدایونی کا ترجمہ ضرور رہا ہے۔ ملا نظام کا ترجمہ شستہ ہے۔

© rasailojaraid.com